جماعت: دہم　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　مضمون: اُردو

سبق نمبر:۱　　　　نظم　　"حمد" از اسمٰعیل میرٹھی

نظم کا خلاصہ

نظم 'حمد' میں شاعر نے خالقِ کائنات کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ حمد وثنا کے مستحق وہ ذات ہے جس نے اس دنیا کی تخلیق کی ہے۔ اُس نے یہ کشادہ آسمان اور یہ وسیع زمین بنائی ہے۔ اس نے بے جان مٹی کو ایسی صلاحیت عطا کی ہے کہ اس میں سے انواع واقسام کے پیڑ پودے اُگتے ہیں، جن کی ہریالی اور شادابی دلکش اور قابل دید ہوتی ہے۔ خدا نے ہمیں سورج جیسی بیش قیمت نعمت سے نوازا ہے جو چشمے کی طرح مسلسل حرارت اور روشنی دیتا ہے۔ خدا کی رحمت کی بدولت عالم انسانیت کو ہر قسم کی نعمت مُیسر ہے، ہمارے لئے لازمی ہے کہ ہم ان نعمتوں کی قدر کریں۔ مختلف قسم کے پرندے بھی اپنی چہچاہٹ میں خدا کی پاکیزگی اور بڑائی کو بیان کرتی ہیں۔ دنیا میں موجود ہر شے سے خدا کی کاری گری کا پتہ چلتا ہے اس خدا نے یہ دنیا یوں ہی عبث اور بے کار نہیں بنائی ہے

درسی جوابات

۱۔ شاعر نے بیل بوٹوں کو مٹی سے اُگایا ہوا اس لئے کہا ہے کیونکہ اس بے جان مٹی میں خدا نے اس طرح کی صلاحیت عطا کی ہے کہ اس میں نہ صرف ہر طرح کے درخت اُگتے ہیں بلکہ قسم قسم کے رنگا رنگ پھول کھل اُٹھتے ہیں جن کو دیکھ کر لگتا ہے جیسے کسی نقاش نے عمدہ نقش ونگاری کر کے اپنے فن کا مظاہرہ کیا ہے۔

۲۔ سورج دنیا میں توانائی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس کو چشمہ اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ جس طرح چشمے سے پانی مسلسل خارج ہوتا رہتا ہے اور کبھی تھمتا نہیں اسی طرح سورج اپنی روشنی اور گرمی سے دنیا کو لگاتار مستفید کرتا رہتا ہے۔

۳۔ چڑیاں اپنی چہچاہٹ میں خدا کی تسبیح کرتی رہتی ہیں۔

۴۔ آخری شعر میں کارخانے سے مراد ہے دنیا، جس طرح کارخانے میں چیزیں بنتی اور بگڑتی رہتی ہیں اسی طرح دنیا کے اس کارخانے کی کوئی بھی چیز بے کار اور بے مقصد نہیں بنائی گئی ہے۔ ہر چیز کی اپنی اپنی خصوصیت اور اہمیت ہے۔

عملی کام:۔

۱۔ اس نظم کا مرکزی خیال قلمبند کیجیے۔

۲۔ درج ذیل عنوان کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

"سورج سے ہم نے پائی گرمی بھی روشنی بھی"

۳۔ پندرہ الفاظ ایسے لکھیں جس سے سابقے اور لاحقے دونوں بن جاتے ہیں۔